اجتماعِ عام میں بین الاقوامی نمائندگی

خلیل احمد حامدی

ایک مدت سے یہ خواہش تھی کہ جماعتِ اسلامی پاکستان کی طرف سے دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں کو پاکستان میں جمع کیا جائے اور خود ان کے حالات و مناہج بھی معلوم کیے جائیں اور پاکستان کی اسلامی تحریک کی کارکردگی بھی ان کے سامنے آجائے۔ کئی بار یہ پروگرام بنا اور پھر ملتوی ہوتا رہا۔ خود اسلامی تحریکیں بھی جماعتِ اسلامی پاکستان کو بڑی اہمیت دیتی ہیں اور اس کے کام اور عالمی اثرات کا ادراک رکھتی ہیں۔ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات بھی اس امر کے مُقتضی ہیں کہ دنیا کے مختلف حصوں میں ہونے والی احیائے اسلام کی جدوجہد میں باہم تعارف و ہم آہنگی پیدا ہو۔ اور علاقوں اور زبانوں کی دیواروں کے باوجود تحریکوں کی مساعی سے دنیا کے اندر امتِ مسلمہ کا تصور اُجاگر کیا جائے۔

اسلامی تحریکوں کی نظر میں خود مملکتِ خداداد پاکستان کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ یہ مملکت اسلام کی علامت کے طور پر معرضِ وجود میں آئی۔ جس دور میں اس کا نام مُسلم دنیا میں اُبھر کر آیا وہ مُسلم ملّت کے اندر مایوسی اور ذہنی و فکری پژمردگی کا دور تھا۔ فلسطین میں اسرائیلی ریاست کے قیام سے مسلمانوں کے مزید حوصلے ٹوٹ گئے۔ بہت سے مسلم ممالک بھی ابھی تک استعماری طاقتوں کی غلامی میں تھے۔ مغربی تہذیب کا جادو ابھی سر پر چڑھ کر بول رہا تھا۔ اسلام متحرک و فعال نظریہ کی حیثیت سے ذہنوں سے غائب تھا۔ مادہ پرستانہ نظریات پر مسلم معاشروں کی تعمیر کی جارہی تھی۔ ان حالات میں پاکستان ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے ابھرا اور اس نے مسلمانوں کے

ذہنوں میں اسلام کا بالعموم اور اسلامی خلافت کا بالخصوص نقشہ تازہ کر دیا مگر پاکستان نے اسلام کی برتری کی جو رَو عالم اسلام کے اندر پیدا کر دی تھی وہ زیادہ دیر تک قائم نہ رہی ، کیونکہ پاکستانی قیادت نے مغرب پرستی کا وہی وطیرہ اپنا لیا جو مسلم ممالک کے حکمرانوں کا تھا۔ گویا پاکستان کا تشخص اسلامی حیثیت سے دیرپا نہ رہا۔ صرف اسلامی تحریک ہی وہ طاقت تھی جو اپنی دستوری جدوجہد اور اسلامی نظام کے نفاذ کے مطالبے کی بنا پر پاکستان کو عالمِ اسلامی کے اندر متعارف کرانے اور اسے مستقبل کا اہم ملک ثابت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

پاکستان کی اہمیت دوبارہ اس وقت اُجاگر ہو گئی جب افغانستان میں جہاد شروع ہو گیا ۔ اس جہاد کو دنیا کے اندر متعارف کرانے میں تحریکِ اسلامی پاکستان نے بنیادی کردار ادا کیا ہے ۔ اس جہاد کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں کی مجاہدینِ افغانستان کے ساتھ ساتھ پاکستان کی محبت میں اضافہ ہو گیا ، کیونکہ پاکستان نے افغان مہاجرین کو پناہ دی اور مجاہدین کے ساتھ پوری ہم آہنگی کا راستہ اختیار کیا ۔ دنیا کی اسلامی تحریکوں نے پاکستان کے اس کردار کو بہت سراہا اور یوں پاکستان ازسرِنو ایک اہم مملکت کی حیثیت سے مسلمانوں کی آنکھوں کا تارا بن گیا۔ گویا پاکستان جس قدر اسلام کے قریب ہوتا ہے اس کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے اور جونہی اسلام سے بُعد اختیار کرتا ہے اس کا تشخص مجروح اور امتیاز خاک آلود ہو جاتا ہے ۔

ان حالات میں جماعتِ اسلامی پاکستان نے یہ فیصلہ کیا کہ جماعت کے اجتماع عام (۸ تا ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء) کے موقع پر دنیا کی اسلامی تحریکوں کو بھی مدعو کیا جائے اور ۱۱ نومبر ۱۹۸۹ء کو ایک بین الاقوامی اسلامی سیمینار منعقد کیا جائے ۔ اس فیصلے نے قدیم خواہش کے اندر برقی رَو دوڑا دی اور عالمی اجتماع کی تیاریاں شروع ہو گئیں ۔

فیصلے اور اجتماع کے درمیان وقت بہت کم تھا۔ تحریکی رہنماؤں کے ساتھ رابطے اور انہیں شرکت پر آمادہ کرنا آسان نہ تھا ۔ ہر رہنما اپنی جگہ بے حد مصروف اور اپنے پیشگی طے شدہ پروگراموں سے وابستہ تھا ۔ تاہم ہمیں اس بات پر بڑی خوشی ہے ، بلکہ ہمیں فخر ہے کہ ان رہنماؤں نے ہماری دعوت قبول کی اور اپنی جملہ مصروفیات کو ملتوی کر کے ہمارے اجتماع میں شرکت کی ۔ بعض حضرات نے تو اس بارے میں غیر معمولی تعاون کیا ۔ مثلاً استاذ نجم الدین اربکان اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق ترکی کے مختلف شہروں کے دورے پر تھے ۔ انہیں بہت دیر سے اطلاع ملی ، وہ اپنا دورہ درمیان میں منقطع کر کے ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء کی صبح لاہور پہنچے ۔ استاذ مامون الھضیبی مصری پارلیمنٹ میں اخوان المسلمون کی اسمبلی پارٹی کے چیف ہیں ، وہ بھی اسمبلی کے اجلاس کو

چھوڑ کر آگئے ۔ یہی عزیمت ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر مانع حماد الجُھنی نے دکھائی ۔ فلسطین کی تحریک مزاحمتِ اسلامی (حماس) کے رہنما ڈاکٹر محمد صیام کی پاکستان آمد بھی ایک معجزہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر سے نوازے اور اپنے نیک مشن میں کامیاب فرمائے ۔

جن تحریکوں اور اداروں نے اجتماع میں شرکت کی ، وہ یہ ہیں:

۱۔ اخوان المسلمون ، مصر

یہ تین رکنی وفد تھا ۔ اس کے سربراہ اخوان المسلمون کے نائب مُرشد ... مصطفیٰ مشہور تھے ۔ استاذ مامون الحضیبی ایڈووکیٹ (پارٹی لیڈر اخوان المسلمون نیشنل اسمبلی مصر) اور استاذ فواد السید مصطفیٰ اس کے رکن تھے خود اخوان کے مُرشد عام استاذ محمد حامد ابوالنصر کی خواہش تھی کہ وہ بھی شریک ہوں۔ لیکن ان کی طبیعت ناساز تھی اور سفر کرنے سے معذور تھے ۔

۲۔ رفاہ پارٹی ، ترکی

استاذ نجم الدین اربکان کی قیادت میں چار رکنی وفد نے شرکت کی ۔ استاذ محمد امین سراج (رفاہ پارٹی کے شعبۂ تعلیم و تربیت کے انچارج) ، تورک اصیل اور کرم اللہ ارکانِ وفد تھے ۔ رفاہ پارٹی کا سابق نام ملّی سلامت پارٹی ہے ۔

۳۔ اسلامک پارٹی ، ملائشیا

یہ دو رکنی وفد تھا ۔ استاذ فاضل نور پریذیڈنٹ اسلامک پارٹی اور شیخ عبدالہادی اوانگ ڈپٹی پریذیڈنٹ ۔ اس پارٹی کی تاسیس ۱۹۵۱ء میں ہوئی ہے ۔ اب پچھلے پانچ سالوں میں اس میں بنیادی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ پارٹی کی موجودہ قیادت اسے صحیح معنوں میں اسلامی تحریک بنانے کی کوشش میں ہے ۔

۴۔ جمعیت ارشاد و اصلاح ، الجزائر

اس جمعیت کے سربراہ جناب استاذ محفوظ النحناح خود شریک ہوئے ۔ موصوف فرانس کے دورے پر تھے ۔ وہاں سے الجزائر پہنچے اور پھر بلاتوقف پاکستان روانہ ہو گئے ۔ الجزائر میں اسلامی تحریک تین تنظیموں پر مشتمل ہے ۔ (۱) جمعیت ارشاد و اصلاح (یہ اخوان المسلمون مصر کے طرز پر اصلاح و تربیت کے کام کر رہی ہے) ۔ (۲) جمعیت العلماء الجزائرین: اس کے صدر شیخ احمد سحنون

ہیں۔ اس کو شیخ عبدالحمید بن بادیس نے قائم کیا تھا اور ان کے بعد شیخ محمد البشیر الابراہیمی اس کی قیادت کرتے رہے ۔ اب اس فرض کو احمد سحنون انجام دے رہے ہیں ۔ (۳) جبهة انقاذ الاسلامية (نجاتِ اسلامی محاذ) ۔ اس کے صدر عباس مدنی ہیں۔

۵۔ حرکت اتجاہ اسلامی (تحریک رجحان اسلامی) ، تونس

اس کے سربراہ استاذ راشد الغنوشی بھی خود شریک ہوئے ۔ حرکت اتجاہ اسلامی کی عمر زیادہ لمبی نہیں ہے ۔ یہ ۱۹۸۶ء میں وجود میں آئی۔ مگر اس نے کم عمری کے باوجود تونس کی سیاست پر گہرا اثر ڈالا ہے ۔ اس تحریک کے جہاد کے نتیجے میں بورقیبہ اور اس کے لادینی نظام کا بُت پاش پاش ہوا ہے ۔ حرکت اتجاہ اسلامی کا نیا نام حرکت نہضت ہے ۔ ابھی اس کا جہاد جاری ہے ۔

۶۔ حركة المقاومة الاسلامية (تحریکِ مزاحمتِ اسلامی) فلسطین

اس کا مخفف 'حماس' ہے ۔ اس کے موجودہ رہنما ڈاکٹر محمد صیام نے اجتماع میں شرکت کی ۔ حماس کے بانی اور قائد استاذ احمد یٰسین نو ماہ سے جیل میں ہیں ۔ ڈاکٹر محمد صیام قائم مقام صدر ہیں۔ موصوف بڑی فاضل شخصیت ہیں۔ اور غزہ کی اسلامی یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں۔ ان سے پہلے ڈاکٹر محمد صقر تھے جنہیں یہودی حکام نے ملک سے نکال دیا تھا۔ یہ بات اب سب پر واضح ہو چکی ہے کہ فلسطین میں موجودہ انتفاضہ کو برپا کرنے کا سہرا غزہ کی اسلامی یونیورسٹی اور تحریک حماس کے سر ہے ۔

۷۔ جمعیت اصلاح اجتماعی ، کویت

اس جمعیت کے صدر جناب استاذ عبداللہ علی المطوع تشریف لائے۔ موصوف عالمِ اسلام کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ دنیا کی بہت سی دعوتی اور رفاہی تنظیموں کے ممبر ہیں ۔ اپنی ذاتی اور تحریکی مصروفیتوں کے ہجوم میں وہ لاہور پہنچے ۔ جمعیت اصلاح اجتماعی گو کویت کی مقامی تنظیم ہے ، مگر اس کے اثرات اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کا ہفت روزہ المجتمع اس وقت اسلامی تحریکوں کا آرگن بن چکا ہے ۔

۸۔ ادارۂ شئوون اسلامی ، کویت

یہ ادارہ کویت کی وزارتِ اوقاف کا ایک شعبہ ہے۔ اس کے ڈائریکٹر جناب نادر نوری صاحب شریکِ اجتماع ہوئے ۔ نادر نوری اسلامی تحریک کے ایک نوجوان اور ابھرتے ہوئے رہنما ہیں۔ ذاتی

کردار ، تحریکی وابستگی اور ملنسار طبیعت کی وجہ سے اسلامی حلقوں میں ہر دلعزیز ہوتے جا رہے ہیں ۔

۹۔ امدادِ فلسطین و لبنان کمیٹی ، کویت

اس کمیٹی کے صدر جناب مبارک سعدون المطوع نے اجتماع میں شرکت کی ۔ امداد فلسطین و لبنان کمیٹی (لجنۃ مناصرۃ فلسطین و لبنان) کا حلقہ کارکردگی صرف فلسطین اور لبنان ہے ۔ اس کے صدر مبارک سعدون المطوع کویت کے نامور ایڈووکیٹ ہیں۔ کویت میں بار ایسوسی ایشن کے عہدیدار ہیں ۔ بڑے پُرجوش تحریکی نوجوان ہیں۔

۱۰۔ انٹرنیشنل اسلامی فیڈریشن برائے سٹوڈنٹس آرگنائزیشن (افسو) انتظامی دفتر کویت

یہ تنظیم ، جیساکہ نام سے ظاہر ہے، بین الاقوامی پیمانے کی تنظیم ہے ۔ اس کا میدانِ کار اسلامی لٹریچر کو دنیا کی مختلف زبانوں میں منتقل کرنا، نوجوانوں کے تربیتی کیمپ منعقد کرنا، تحریکوں کے مابین رابطہ قائم کرنا اور دعوت و تبلیغ سے متعلق مختلف مہمات سرانجام دینا ہے ۔ اب تک یہ تنظیم دنیا کی ایک سو کے قریب زبانوں میں مختلف اسلامی کتب کا ترجمہ کر چکی ہے ۔ ان میں سے ۶۲ زبانوں میں یہ لٹریچر چھپ چکا ہے ۔ اور بقیہ زبانوں کا لٹریچر چھاپنے کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بانیوں میں سے ہیں۔ افسو کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جناب مصطفٰی الطحان ہمارے اجتماع میں شریک ہوئے ۔

۱۱۔ جمعیتِ اصلاح ، بحرین

اس جمعیت کی طرف سے پانچ رکنی وفد جمعیت کے صدر جناب شیخ خلیفہ بن محمد آل خلیفہ کی قیادت میں آیا ۔ جمعیتِ اصلاح بحرین کے اندر دعوت و تربیت کے میدان میں سرگرمِ عمل ہے ۔ بحرین کا نوجوان جو چند سال پیشتر آوارگی و بے دینی کی طرف لڑھکتا جا رہا تھا ، اس تنظیم نے اسے سنبھال لیا ہے ۔ بحرینی وفد کے دوسرے ارکان عبداللہ الکوھجی ، احمد مالود ، نظام یعقوبی اور سیّد عیسیٰ تھے ۔ اوّل الذکر بحرین کے مشہور تاجر ہیں۔ ثانی الذکر احمد مالود جمعیت کے مالیات کے انچارج اور نظام یعقوبی بحرین کے نامور محقق ہیں۔ حدیث اور رجال پر عبور رکھتے ہیں ۔ سیّد عیسیٰ پر جمعیت کے نوجوانوں کی ذمہ داری ہے ۔ وفد کے سربراہ شیخ خلیفہ بن محمد آل خلیفہ بحرین کے حکمران خاندان کے ایک اہم فرد ہیں ، وزیرِ عدل رہ چکے ہیں اور اب آزادانہ وکالت کرتے ہیں ۔

۱۲۔ جمعیت اصلاح ، دبئی (متحدہ عرب امارات)

اس جمعیت کے ایک اہم رکن شیخ احمد صالح نے جمعیت کی نمایندگی کی ۔ جمعیت کے صدر شیخ صالح الرئیس مدعو تھے ۔ مگر وہ انہی دنوں قاہرہ میں ھیئتِ دعوت و خدمت کی کانفرنس میں گئے ہوئے تھے اور پوری کوشش کے باوجود نہ پہنچ سکے ۔ جمعیتِ اصلاح دس سال سے قائم ہے ۔ کویت اور بحرین کی طرح اس جمعیت نے بھی امارات کی نسلِ نَو پر خوشگوار اثر ڈالا ہے ۔ اس کی طرف سے الاصلاح کے نام سے ایک ہفت روزہ بھی نکلتا ہے۔

۱۳۔ ادارۂ تربیت اسلامی (وزارتِ معارف) ، سعودی عرب

اس ادارے کے ڈائریکٹر جنرل حمد ابراہیم الصلیفیح نے شرکت کی ۔ موصوف طالب علمی کے زمانے سے مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کے انتہائی معتقد ہیں ۔ جرأت و شجاعت انہیں ورثے میں ملی ہے ۔ سعودی عرب کی اس نسل کے ایک اچھے نمونے ہیں جو اسلام کو مکمل نظامِ حیات سمجھتی ہے اور اسلامی تحریکوں کی اہمیت سے آگاہ ہے۔ ادارۂ تربیت اسلامی سعودی عرب کے مڈل اور ہائی سکولوں میں اسلامیات کے نصاب اور اسلامی تربیت کی نگرانی کرتا ہے ۔ ڈاکٹر حمد ابراہیم کی کوشش سے مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب رسالۂ دینیات (مبادیٔ الاسلام) سعودی عرب کے تمام سکولوں میں اضافی نصاب کی حیثیت سے پڑھائی جاتی ہے۔

۱۴۔ الندوۃ العالمیۃ للشباب الاسلامی (ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ) ، سعودی عرب

اسے مختصر الفاظ میں 'وامی' کہتے ہیں ۔ وامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر مانع حماد الجُہنی اجتماع میں تشریف لائے ۔ ڈاکٹر مانع کنگ سعود یونیورسٹی ریاض میں پروفیسر ہیں اور وامی کی قیادت بھی کر رہے ہیں ۔ وامی دنیا میں تعلیمی اداروں میں اسلام کی نشر و اشاعت اور اسلامی اقدار کے فروغ اور نوجوان نسل کی تربیت کا کام سرانجام دے رہی ہے ۔ دنیا کی اسلامی تنظیموں کے ساتھ بھی اس کے تعلقات ہیں ۔ افریقہ کو اس نے خاص طور پر اپنی دعوتی سرگرمیوں کے لیے منتخب کر رکھا ہے ۔ ڈاکٹر مانع بڑے فاضل، وسیع الذہن اور جدید تقاضوں کا ادراک رکھنے والے شخص ہیں۔

۱۵۔ ادارۂ شؤون اسلامی ، سلطنتِ عُمان

اس ادارے کے ڈاکٹر صالح سعود نے عُمان کی نمایندگی کی ۔ ان کے ساتھ سلطنت عُمان کے مفتی اعظم کے نمائندے بھی تھے ۔ یہ دونوں نوجوان عُمان کے اندر اسلامی فکر کی ترویج کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ۔

۱۶۔ تحریک اسلامی ، شمالی یمن

یمن میں تحریکِ اسلامی کے نام سے کوئی مستقل تنظیم نہیں ہے ۔ البتہ وہاں تحریکی ذہن اور شعور بڑی قوت رکھتا ہے ۔ شیخ عبد الوہاب الدیلمی اور شیخ سلیمان الأہدل دونوں یمن کے اسلامی ذہن کے نمائندے ہیں ۔ دونوں یمن کے جلیل القدر علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ یمن کی نسلِ نو کے اندر ان حضرات نے دین کی رُوح وسیع پیمانے پر پھونک رکھی ہے ۔ یہ دونوں حضرات اجتماع میں شریک ہوئے۔

۱۷۔ الحرکۃ الاسلامیۃ فی الصومال: (تحریکِ اسلامی صومالیہ)

اس کے سربراہ شیخ محمد نور نے اپنی تحریک کی نمائندگی کی ۔ یہ لوگ صومالیہ کے اندر اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ صومالیہ ،جو ماضی میں ایک عظیم اسلامی ریاست تھی ،انگریزی اور فرانسیسی استعمار نے وہاں غلبہ پانے کے بعد اس کے کئی ٹکڑے کر دیے اور صومالی قوم کی طاقت کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ اب آزادی کے بعد صومالیہ دو حصوں میں منقسم ہو چکا ہے ۔ ایک کا نام صومالیہ ہے جس پر ایک لادین اشتراکی حکومت قابض ہے اور دوسرا حصہ جیبوٹی کہلاتا ہے ۔ اسی طرح صومالی قوم کا بہت بڑا حصہ کینیا کے اندر بھی پایا جاتا ہے ۔ اسے بھی مقامی حکومت نے بُری طرح دبا کر رکھا ہوا ہے۔

۱۸۔ حرکۃ الجہاد الاسلامی فی اری تیریا (اریٹریا کی تحریک جہاد اسلامی)

اس تحریک کا دو رکنی وفد شریک ہوا ۔ وفد کا سربراہ اری تیریا کا مجاہد شیخ عثمان تمہا۔ یہ ایک نوخیز تحریک ہے جسے وجود میں آئے ہوئے ابھی صرف ایک سال ہوا ہے ۔ اس تحریک سے وابستہ نوجوان پہلے "نیشنل محاذِ آزادی اریٹریا" کے ساتھ وابستہ تھے۔ اور سالہا سال تک اس کے زیرِ سایہ جہادِ آزادی میں لگے رہے ۔ مگر یہ بات واشگاف ہوگئی کہ نیشنل محاذِ آزادی کی قیادت پر جن لوگوں کا قبضہ ہے وہ لادینیت کے علمبردار اور اخلاص سے عاری ہیں ۔ چنانچہ اسلام پسند نوجوانوں نے آخر کار اپنی الگ تحریک قائم کر لی اور اب اریٹریا کے تمام وہ طبقے جو اسلامی ذہن رکھتے ہیں ۔ اس تحریک کے پرچم تلے جمع ہو رہے ہیں ۔

۱۹۔ مورو اسلامک فرنٹ ، جنوبی فلپائن

اس فرنٹ کے صدر استاذ سلامت ہاشم ہیں۔ استاذ سلامت ہاشم ان دنوں جنوبی فلپائن میں خود جہادِ آزادی کی قیادت کر رہے ہیں ، اس لیے وہ خود اجتماع میں شریک نہ ہو سکے۔ ان کے

نمایندوں کا ایک وفد جس کے سربراہ محمد امین تھے، شریک ہوا۔ مورو اسلامک فرنٹ اسلامی اصولوں پر جنوبی فلپائن کی آزادی چاہتا ہے۔ اس کے اثرات جنوبی فلپائن کے سب سے بڑے جزیرے مینڈاناؤ میں بڑے گہرے پائے جاتے ہیں۔ جزائر سولو، تاوی تاوی اور پامیلان میں بھی اسے معتد بہ طاقت حاصل ہے۔ فلپائنی مسلمانوں کا دین پسند عنصر ان کی پشت پر ہے۔

۲۰۔ اسلامی ترقیاتی پارٹی، انڈونیشیا

اسلامی ترقیاتی پارٹی، ماشومی پارٹی کا نیا نام ہے۔ ۱۹۵۶ء سے ماشومی پارٹی انڈونیشیا میں خلافِ قانون ہے۔ اس لیے اس پارٹی نے رفاہی اور سیاسی جدوجہد کے لیے نئے نام سے مذکورہ بالا پارٹی تشکیل دے رکھی ہے۔ اسے حد درجہ محدود پیمانے پر سرگرمیوں کی اجازت ہے۔ ماشومی والوں نے دعوت کی اشاعت کے لیے ایک دوسرا ادارہ "دیوانِ دعوت اسلامی" قائم کر رکھا ہے۔ ہم نے سابق ماشومی کے صدر جناب ڈاکٹر محمد ناصر کو دعوت نامہ بھیجا تھا، مگر انہیں کئی سالوں سے سوہار تو حکومت کی طرف سے ملک سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لیے وہ شریکِ اجتماع نہ ہو سکے۔ البتہ ان کے نمایندے جناب حلمی امیرالدین شریک ہوئے۔

۲۱۔ اسلامک کلچرل سنٹر، جاپان

جاپان کے اندر اسلام کے فروغ میں یہ سنٹر عظیم کردار سرانجام دے رہا ہے۔ اس کے سیکرٹری جنرل جناب عبدالکریم سایتو جاپانی مسلمانوں کے اندر بڑی عزت و تکریم سے دیکھے جاتے ہیں۔ ان کی عمر ۷۵ سال ہے، مگر جواں ہمت اور جواں عزم ہیں۔ یہ ان کے اخلاص اور قوتِ ایمانی کا کرشمہ ہے۔ عبدالکریم سایتو کئی عالمی اداروں کے رکن ہیں، مثلاً رابطۂ عالم اسلامی مکہ اور عالمی اسلامی رفاہی ادارہ کویت۔

۲۲۔ جماعتِ اسلامی، بنگلہ دیش

اس کے نائب امیر مولانا ابوالکلام محمد یوسف اجتماع میں شریک ہوئے۔ جماعتِ اسلامی بنگلہ دیش اس وقت اپنے ملک کی سب سے منظم اور وسیع الاثر اسلامی پارٹی سمجھی جاتی ہے۔ جماعتِ اسلامی کی طرف سے قوم کے مختلف طبقوں میں کام کرنے کے لیے متعدد ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

اسلامی ایجوکیشن سوسائٹی (سربراہ: عبدالرب)، مودودی اکیڈمی (چیئرمین: عباس علی خاں)، دارالافتاء (صدر سید محمد علی)، دارالعربیہ (سربراہ مولانا ابوالکلام محمد یوسف)، B.I.I.

(پبلشنگ ادارہ ، سربراہ عبدالغفار صاحب) ، اسلامک پرچنگ سوسائٹی (صدر: بدر عالم) ، مسجد مشن (صدر: بلال الدین) ، اسلامک ویلفیئر سوسائٹی (چیئرمین: محمد یونس) ، الفلاح ٹرسٹ (جس کے تحت روزنامہ سنگرام نکلتا ہے ۔ چیئرمین شمس الرحمان) ، کسان ویلفیئر سوسائٹی (صدر: مولانا ابوالکلام محمد یوسف) ، لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن (صدر: ایڈوکیٹ انصار علی) ، چھاترو شبر (جمعیت طلباء صدر: امین الاسلام)، چھاتری شنگستا ، (جمعیت طالبات ، ناظمہ جبیبہ خاتون)، آئیڈیل ٹیچر ایسوسی ایشن (صدر: ڈاکٹر محمد لقمان) ، اسلامک ریسرچ بیورو (ڈائریکٹر میر قاسم علی)، اسلامک سنٹر (ڈائریکٹر پروفسر نذیر احمد)۔

جماعتِ اسلامی کی شاخیں یوں ہیں:

۶۸ ڈسٹرکٹ برانچ
۴۶۰ سب ڈسٹرکٹ برانچ
۳۰۰۰ یونین کونسل برانچ
۵۰۰۰ لوکل برانچ

تعداد ارکان ۵ ہزار ، کارکن ۵۰ ہزار ، متفقین (رجسٹرڈ) ۵ لاکھ ، معصین (غیر رجسٹرڈ) ۲۰ لاکھ ، سکول ۵۰۰ سو ، شفاخانے ۲۰ ۔

ابلاغِ عامہ میں جماعت کا کام: روزنامہ سنگرام (اشاعت ۵۰ ہزار تک) ، ہفت روزہ سونار بنگلہ (اشاعت ۵۰ ہزار) ، ماہنامہ پرتھوی (اشاعت ۴۰ ہزار) ماہنامہ قلم (علمی وادبی مجلہ ، اشاعت ۲۰ ہزار) ، ماہنامہ الاسلام انگریزی (حال ہی میں جاری ہوا ہے)۔

۲۳۔ روہنگیا سالڈیریٹی آرگنائزیشن ، ارکان برما

برما کا جنوبی علاقہ اراکان کہلاتا ہے۔ یہاں مسلمانوں کی مملکت صدیوں تک قائم رہی ہے ۔ پھر جاپانی اور انگریز آگئے اور جب آزادی ملی تو وہاں بدھ مذہب کے علمبرداروں کا غلبہ ہو گیا ۔ اور پھر وہاں فوجی انقلاب برپا ہو گیا جس نے اشتراکی نظام کو نافذ کیا اور برما کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ ان تمام ادوار میں جنوبی برما کے مسلمان غلامی کی زندگی بسر کرتے رہے ۔ اب ان کے اندر اپنی سابق مملکت بحال کرنے کی تحریک چل رہی ہے ۔ اس کا نام روہنگیا سالڈیریٹی آرگنائزیشن ہے ۔ اس کے صدر ڈاکٹر محمد یونس ہیں ۔ اس تحریک کا وفد ڈاکٹر یونس صاحب کی قیادت میں شریکِ اجتماع ہوا ۔

۲۴۔ مسلم سٹوڈنٹس یونین برائے یورپ

اس یونین کے موجودہ صدر جناب احمد سلیم تشریف لائے ۔ موصوف جرمنی میں آخن شہر میں رہتے ہیں ۔ یونین اُن مسلمان اور عرب طلباء میں کام کرتی ہے جو یورپ میں بغرض تعلیم و ملازمت رہتے ہیں ۔ مغربی معاشرے کے اندر مسلمان نوجوانوں کو اسلام پر قائم رکھنا ، بلکہ اسلام کا علمبردار بنا دینا آسان کام نہیں ہے ۔ یہ یونین اسی مشکل کام کو سرانجام دے رہی ہے اور بتوفیقِ خدا اسے بڑی کامیابی حاصل ہو رہی ہے ۔ سینکڑوں طلباء اس سے وابستہ ہو چکے ہیں ۔ ان کا طریقِ کار تربیتی کیمپ لگانا ، مستحق طلبا کی مدد کرنا اور دینی تعلیم دینا ہے ۔

۲۵۔ یُو کے اسلامک مشن ، برطانیہ

اسے برطانیہ کی جماعتِ اسلامی کہنا چاہیے ۔ اس کے صدر نامور عالمِ دین مولانا سیّد شریف احمد ہیں۔ اور سیکرٹری جنرل جناب تنظیم واسطی ۔ مؤخرالذکر جناب تنظیم واسطی صاحب (جو لندن میں ایجنسی افغان پریس کے جنرل مینجر بھی ہیں) تشریف لائے ۔ یو کے اسلامک مشن ان پاکستانی حضرات تک جو برطانیہ کے اندر رہتے ہیں، دین کا پیغام پہنچا رہا ہے ۔ اس کی ملک بھر میں ۳۰ شاخیں ہیں۔ مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ کے تحت برطانیہ کے تعلیمی اداروں میں مسلم طلبہ کو قرآنِ کریم اور مبادیاتِ دین کی تعلیم دینے کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو کئی سال سے کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔

۲۶۔ اسلامک سرکل شمالی امریکہ و کینیڈا

اسکا مختصر نام ICNA ہے ۔ اکنا کی طرف سے تین رکنی وفد نے شرکت کی۔ جو اکنا کے صدر جناب عاقب ثاقب ، سکرٹری جنرل جناب ظہیرالدین اور رکن شوریٰ جناب عبدالشکور صاحب پر مشتمل تھا۔ اکنا بنیادی طور پر شمالی امریکہ اور کینیڈا کے اندر رہنے والے پاکستانی اور ہندوستانی مسلمانوں کی سب سے بڑی اسلامی تنظیم کا نام ہے ۔ دیگر ممالک کے لوگوں کے اندر بھی اس کے اثرات ہیں۔ اس کے ساتھ جو نوجوان وابستہ ہیں ، وہ بڑی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ ان کے اثرات امریکہ کے مختلف شہروں میں روزافزوں ہیں۔ امید ہے مستقبل میں یہ تنظیم امریکہ کے اندر جاہلی تہذیب کے مقابلے میں اسلامی تہذیب کے فروغ کا بہت بڑا ذریعہ بن جائے گی ۔ اکنا کی طرف سے انگریزی میں 'دی میسج' کے نام سے ایک ماہنامہ بھی نکل رہا ہے ۔

۲۷۔ اسلامک سوسائٹی آف نارتھ امریکہ

اس کے نائب صدر جناب داؤد زونگ امریکہ سے پاکستان آئے ۔ اسلامک سوسائٹی کا صدر دفتر امریکہ کی ریاست انڈیانا پولیس کے ایک شہر پلین فیلڈ میں ہے ۔ ISNA دراصل مختلف اسلامی تنظیموں کی سرپرست تنظیم کا نام ہے ۔ اس کے ساتھ جو تنظیمیں وابستہ ہیں وہ یہ ہیں: مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (MAS) ۔ اس کی تاسیس ۱۹۶۳ء میں ہوئی ۔ مسلم عرب یوتھ ایسوی ایشن (MAYA) ۔ یہ ۱۹۷۷ء میں قائم ہوئی ۔ ملائیشین اسلامک سٹڈی گروپ (MISG) ۔ اس کا قیام بھی ۱۹۷۷ء میں عمل میں آیا ۔ مسلم کمیونٹی ایسوسی ایشن (MCA) ۔ ایسوسی ایشن آف مسلم سوشل سائنٹسٹس (AMSS) ، ایسوسی ایشن آف سائنٹسٹس اینڈ انجینئرز (AMSE) ، اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن (IMA) ، انٹرنیشنل فاؤنڈیشن آف ڈویلپمنٹ (IFD) ، اسلامک ٹیچنگ سنٹر (ITC) ، فاؤنڈیشن فار اسلامک ایجوکیشن (FIE) ، نارتھ امریکہ اسلامک ٹرسٹ (NAIT) ، مسلم کریڈٹ یونین (MCU) ۔ یہ تمام تنظیمیں اور ادارے اپنے اپنے میدان میں احیائے اسلام کا کام کر رہے ہیں ۔

ISNA کی طرف سے انگریزی میں ایک معیاری ماہنامہ THE ISLAMIC HORIZONS کے نام سے نکلتا ہے۔

۲۸۔ اسلامک سنٹر میونخ ، جرمنی

اس کے ڈائرکٹر نو مسلم جناب احمد وان ڈنفر شریک ہوئے ۔ موصوف اپنے تقویٰ و اخلاص اور اسلام سے وفاداری اور فہم و بصیرت کے لحاظ سے سلف کا نمونہ معلوم ہوتے ہیں ۔

۲۹۔ جماعتِ اسلامی مقبوضہ کشمیر

اس کی نمایندگی جناب محمد ایوب ٹھاکر (یُوکے) اور جناب غلام نبی فائی (USA) نے کی ۔ اجتماعِ عام کے بعد مقبوضہ کشمیر کی تحریکِ آزادی نے شدّت اختیار کر لی ہے ۔ تحریکِ اسلامی پاکستان اسی طرح اس تحریک کے ساتھ ہے جس طرح اس نے جہادِ افغانستان کا ساتھ دیا اور دے رہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ اسے کامیاب فرمائے ۔

۳۰۔ حکومت اسلامی مجاہدین ، افغانستان

اس کی نمایندگی حکومت کے تین وزراء استاذ یاسر ، استاذ عبدالحق اور نور اللہ عماد نے کی ۔ علاوہ ازیں مجاہدین افغانستان کے مختلف کمانڈروں اور کارکنوں نے بھی بھاری تعداد میں اجتماع

میں سامعین کے طور پر شرکت کی ۔

کچھ اور ادارے بھی مدعو تھے، مگر وہ وقت کی تنگی اور دعوت نامے تاخیر سے پہنچنے کی وجہ سے نمایندگی نہ کر سکے ۔ بعض دوستوں کی طرف سے معذرت کے ساتھ پیغامات موصول ہوگئے ۔ ان میں قابلِ ذکر جناب عمر بہاؤالدین الامیری ہیں ۔ وہ شام کے باشندے ہیں، مگر ۱۹۶۴ء سے بعث پارٹی کی حکومت برسراقتدار آنے کے بعد غریب الوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور زیادہ تر مراکش میں رہتے ہیں ۔ انہوں نے طویل مسافت اور قلتِ وقت کی بنا پر اپنا یہ پیغام بھیج دیا ہے کہ "ہم جماعتِ اسلامی کے ساتھ اپنی پوری یکجہتی کا اعلان کرتے ہیں۔ اور اس کی کامیابی کے خواہاں ہیں ۔ جماعت نے جہادِ افغانستان میں جو کردار ادا کیا ہے، اُس پر تمام مسلمان جماعت کے ممنون ہیں ۔ امید ہے کہ نئے امیرِ جماعت اپنے پیشروؤں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نصب العین کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے . . ." سوڈان کے اسلامک نیشنل فرنٹ کی طرف سے مبارک بادی کا پیغام ملا ۔ اس کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر حسن ترابی موجودہ فوجی انقلاب کے بعد سے گھر میں نظربند ہیں ۔ فرنٹ کے دوسرے قائدین بھی مختلف مسائل میں الجھے ہوئے تھے، اس لیے وہ نہ پہنچ سکے ۔ شام کی اسلامی تحریک کے سربراہ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ عین وقت پر ذاتی مسئلے سے دوچار ہوگئے اور سفر نہ کر سکے ۔ شام کی تحریکِ اسلامی کی طرف سے یہ پیغام موصول ہوا کہ اس موقع پر شام کے ان مظلوموں کو یاد رکھا جائے جو اب تک شام کی جیلوں میں تعذیب کی چکی میں پس رہے ہیں ۔

پشاور کے اندر مختلف اسلامی تنظیموں نے افغان مہاجرین و مجاہدین کی خدمت کے لیے دفاتر قائم کیے ہوئے ہیں، ان تمام تنظیموں نے بھرپور شرکت کی ۔ مثلاً لجنۃ الدعوۃ الاسلامیۃ (کویت) ، ریلیف ایجنسی (سوڈان) ، مکتب الخدمات (اس کے انچارج شہید ڈاکٹر عبداللہ عزام تھے ۔ وہ خود بھی آئے اور ان کے دفتر کے دوسرے افراد نے بھی شرکت کی) مکتب رابطہ العالم الاسلامی، ریلیف بیورو (سعودی عرب) اسلامک اکیڈمی برائے سائنس و ٹیکنالوجی (سعودی عرب)، طلبہ و اساتذہ معہدِ شرعی، طلبہ و اساتذہ جامعۂ دعوت و جہاد۔ یوں جماعتِ اسلامی کا اجتماعِ عام قائدین اور حاضرین دونوں لحاظ سے بین الاقوامی اجتماع بن گیا ۔

عالمی برادری کا ایک نظارہ

۸ ر نومبر ۱۹۸۹ء کو اجتماعِ عام کی شام کی نشست میں مہمانوں کا تعارف کرایا گیا ۔ ہر وفد کا سربراہ اسٹیج پر کھڑا ہو جاتا اور امیرِ جماعتِ اسلامی پاکستان سے بغل گیر ہوتا اور پھر دونوں رہنما ایک

دوسرے کا ہاتھ تھام کر یکجہتی کی علامت بن جاتے ۔ اس منظر نے حاضرین کے اندر جوش و خروش پیدا کر دیا اور اسلامی تحریک کی عالم گیریت اور اخوتِ اسلامی کی ہمہ گیری کا تصور حقیقت بن کر سامنے آ گیا ۔ مشرق و مغرب ، زبان و جغرافیہ اور نسل و رنگ کے فاصلے، جنہیں اسلامی تحریکیں محو کر چکی ہیں، بے معنی ہو کر رہ گئے ۔ اور یہ بات واضح ہو گئی کہ اسلامی تحریک ہی دراصل دنیا کے اندر اسلامی ملت اور اسلامی خلافت کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرے گی ۔ الجزائر، تونس، مصر، فلسطین، ممالکِ خلیج، برِعظیم ہندوپاک، ملائشیا، انڈونیشیا، فلپائن، برما، صومالیہ، اری ٹیریا، افغانستان، جاپان اور یورپ و امریکہ کے اندر دعوتِ دین کا کام کرنے والوں کی طرف سے مینارِ پاکستان کے زیرِ سایہ اعلانِ یکجہتی اُسی طرح کی ایک تاریخی حقیقت بن گیا ہے جس طرح ۱۹۴۰ء میں قراردادِ پاکستان کا صدور نقشِ بر حجر ثابت ہوا ۔

انتفاضہ کی گونج جلسۂ عام میں

۹ نومبر رات کو جلسۂ عام میں فلسطین کی تحریکِ جہاد (انتفاضہ) کے قائد جناب ڈاکٹر محمد صیام نے مفصل تقریر کی ۔ ان سے پہلے جناب پروفیسر غفور احمد صاحب اور مولانا جان محمد عباسی خطاب فرما چکے تھے ۔ جلسۂ عام میں ڈاکٹر محمد صیام نے خطاب کر کے اپنا پیغام پاکستان کے لاکھوں انسانوں تک براہِ راست پہنچا دیا ۔ ڈاکٹر محمد صیام کی تقریر کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

انتفاضہ فلسطین کے رہنما اور غزہ اسلامی یونیورسٹی کے چانسلر نے نعروں کی گونج میں فلسطینی مجاہدین کا سلام کارکنانِ تحریکِ اسلامی کو پیش کیا ۔ انہوں نے وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بتایا کہ فلسطین میں جو نوجوان اور بچے خالی ہاتھوں یہودی ٹینکوں اور گنوں سے لڑ رہے ہیں یہ نوجوان حسن البنّاء، عزّالدین القسام اور مولانا مودودیؒ کے افکار نے تیار کیے ہیں ۔ انہوں نے بتایا کہ اسرائیل کا یہ خواب ہم نے پریشان کر دیا ہے کہ وہ سمجھتا تھا کہ پچھلے ۴۱ سالوں کے اندر اس نے اسرائیل کے اندر بسنے والے مسلمانوں کے دل و دماغ سے اسلام کے نقوش کھرچ دیے ہیں ۔ اس وقت تحریکِ جہاد میں نہ صرف غزہ اور مغربی کنارے کے مسلمان فلسطینی حصہ لے رہے ہیں، بلکہ اسرائیل کے اندر رہنے والے مسلمان (جو اسرائیلی شہری بن چکے تھے) تحریکِ جہاد میں برابر کے شامل ہو چکے ہیں ۔ اب مقبوضہ فلسطین کے اندر رہنے والے ۱۸ لاکھ فلسطینی اسرائیل کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں ۔ انہوں نے بتایا کہ انتفاضہ کا پہلا دھماکہ غزہ کی اسلامی یونیورسٹی سے ہوا ۔ اس یونیورسٹی کے طلبہ نے، جن کی تربیت چند سالوں سے اسلامی تحریک کے قائدین کر رہے تھے، جہاد کا بڑے معصومانہ اور مظلومانہ انداز سے آغاز کیا ۔ ان کا یہ اقدام اخلاص و ایمان اور جرأت و شجاعت

کے غیر معمولی سرمایے پر مبنی تھا ۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ لہر پورے فلسطین میں پھیل گئی ۔ اور اب بوڑھے ہوں یا جوان، عورتیں ہوں یا بچے، اینٹوں، پتھروں اور چھریوں سے مسجدوں سے ایمانی حرارت لے کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہوئے نکل کھڑے ہوتے ہیں ۔ دو سال انہوں نے گزار لیے ہیں ۔ انہوں نے بتایا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ تحریک جہاد کسی وقتی جذبے پر قائم نہیں، بلکہ اس کے پیچھے ایمان اور شہادت کا عقیدہ کارفرما ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت مقبوضہ فلسطین کے اندر تمام فلسطینی قوم باہم شیر و شکر ہو چکی ہے ۔ سب مل کر ظالموں سے نجات حاصل کر رہے ہیں ۔ اجتماعی کفالت اور اجتماعی تعلیم کا نظام قائم کیا جا چکا ہے ۔ تن آسانی ، آوارگی اور بے دینی ختم ہو چکی ہے ۔ نوجوان نسل مسجدوں کا رخ کر رہی ہے ۔ ڈاکٹر محمد صیام نے انتفاضہ کے تین اصول بیان کیے :

۱ ۔ ہم فلسطین کی ایک بالشت زمین سے بھی دستبردار نہیں ہوں گے۔ باہر سے آنے والے اسرائیلیوں کو فلسطین سے اسی طرح نکلنا ہوگا جس طرح افغانستان سے روسی نکلے ہیں ۔

۲ ۔ ہم کسی امن کانفرنس کے حق میں نہیں ہیں۔ یہ امن کانفرنسیں انتفاضہ کی ہوا خیزی اور درپردہ اسرائیل کو بچانے کے لیے کی جا رہی ہیں ۔

۳ ۔ ہمارا جہاد اس وقت تک جاری رہے گا جب تک پورا فلسطین آزاد نہیں ہو جاتا ۔

بیرونی مندوبین کے خطابات

۱۰ر نومبر (جمعتہ المبارک) کو اجتماع عام کے آخری پروگرام میں بیرونی مندوبین کی تقاریر تھیں ۔ ان تقاریر میں جن مندوبین نے حصہ لیا، وہ یہ ہیں:

۔ استاذ مصطفیٰ مشہور: موصوف اخوان المسلمون سے امام حسن البنّا رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے سے منسلک ہیں اور مکتبِ ارشاد (مرکزی مجلسِ عاملہ) کے رکن رہے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں ۔ عمر اور علم اور تحریکی تعلق کے لحاظ سے موصوف مُرشدِ عام کے بعد دوسری بڑی حیثیت رکھتے ہیں ۔ جیل میں بھی کئی سال تک مبتلائے تعذیب رہے ہیں ۔ متوازن اور حلیمانہ مزاج رکھتے ہیں ۔ انہوں نے اپنی تقریر میں مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ کو خراجِ تحسین پیش کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی وقت میں دو شخصیتوں کو اٹھایا جنہوں نے اسلام کی تجدید کا کارنامہ انجام دیا ۔ عالمِ عرب میں امام حسن البنّا شہید (جنہوں نے ۱۹۲۶ء میں اخوان المسلمون کی تاسیس کی) اور دوسرے امام ابوالاعلیٰ مودودی رحمتہ اللہ علیہ (جنہوں نے ۱۹۳۳ء

میں "ترجمان القرآن" کے ذریعے احیائے اسلام کا آغاز کیا) ۔ اور اب یہ دونوں تحریکیں اخوان اور جماعت عالمی پیمانے پر بہر پہلو سے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لیے ہم آہنگ ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ جماعتِ اسلامی نے پوری دنیا کے مسلمانوں کا اعتماد حاصل کر رکھا ہے ۔ انہوں نے خواتین سے اپیل کی کہ جاہلیت کی یلغار کے سامنے انہیں اسی طرح بند باندھ دینا چاہیے جس طرح دورِ اوّل میں خواتین نے جاہلیت کو شکست دے دی تھی ۔ خواتین کی بھرپور شرکت کے بغیر معاشرے میں اصلاح نہیں ہو سکتی اور نہ مطلوبہ اسلامی انقلاب برپا ہو سکتا ہے ۔ آخر میں انہوں نے مُرشدِ عام کی طرف سے امیر جماعتِ اسلامی اور کارکنانِ جماعت کو سلام پیش کیا اور کانفرنس کی کامیابی اور پاکستان میں اسلام کے نفاذ کے لیے ان کی دعائیں اور تمنائیں پہنچائیں ۔

۲ ۔ ڈاکٹر مانع حماد الجہنی :۔ ریاض میں وامی کے سکیرٹری جنرل ہیں ۔ دنیا کے حالات، تحریکوں کی مشکلات اور اعدائے اسلام کی سازشوں سے خوب آگاہ ہیں ۔ انہوں نے اپنے مختصر خطاب میں مختلف دینی جماعتوں کے اندر اتحاد یا کم از کم تنسیق (Coardinat ion) پر زور دیا ۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری کمزوری کا بنیادی سبب اسلام کے نام پر ہمارا باہمی افتراق ہے ۔ حنفی، حنبلی اور سلفی جماعتوں کو آپس میں مل جُل کر کام کرنا چاہیے ۔ جو تحزّب اور تعصب کا راستہ اختیار کرتا ہے وہ ملّت کا خیر خواہ نہیں ہے ۔ انہوں نے "وامی" کے بارے میں بتایا کہ وہ اتحادِ اسلام کے لیے فضا ہموار کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے ۔ انہوں نے خرافات و بدعات کو بھی ضعفِ ملّت کا ایک اہم سبب بتایا ۔

۳ ۔ استاذ راشد الغنوشی :۔ تونس کی تحریک رجحانِ اسلامی کے سربراہ نے تونس کی تحریک کا سلام پاکستان کی تحریکِ اسلامی کو پہنچایا ۔ انہوں نے ضیاء الحق مرحوم کو بھی خراجِ عقیدت پیش کیا کہ انہوں نے جہادِ افغانستان میں غیر معمولی کردار ادا کیا، پاکستان کو ایٹمی طاقت بنایا اور شریعت کے نفاذ کی کوشش کی ۔ انہوں نے بتایا کہ تحریکِ اسلامی کو کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اسے جمہوری فضا نصیب ہو ۔ تُونس کے حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے ذکر کیا کہ وہاں ۳۲ سال تک بورقیبہ نے اپنا آمرانہ نظام قائم کیے رکھا اور لادینی نظام کو ثقافت کے بل پر تونسی عوام پر ٹھونسا، دین میں تحریف کی اور بے حیائی کو فروغ دیا ۔ اور اسلام کی ایک ایک قدر کو پامال کرنے کی کوشش کی ۔ مگر بڑے بڑے دانشور اور علمبردارانِ تہذیب دم بخود بیٹھے رہے ۔ آخر کار مسجدوں میں حلقہ ہائے درس میں شامل ہونے والے نوجوانوں کے ایک گروہ کو اللہ نے یہ توفیق دی کہ وہ آمریت کے خلاف اُٹھیں ۔ انہوں نے جیلیں بھگتیں، انتہائی اذیتیں برداشت کیں اور اللہ کی مدد و نصرت سے بورقیبی آمریت کا بت

پاش پاش کر دیا ۔ تاہم ابھی تونس میں مشکلات باقی ہیں ۔ ان کے ازالے کے لیے جدوجہد ہو رہی ہے ۔ راشد الغنوشی کی عمر ۵۰ سال کے لگ بھگ ہے ۔ موصوف نے دمشق یونیورسٹی سے فلسفہ میں تخصص حاصل کیا ہے ۔

۴ ۔ استاذ محفوظ النحناح :۔ انہوں نے الجزائر اور پاکستان کے روابط کی مختصر تاریخ بیان کی ۔ اور اس امر کا اعتراف کیا کہ الجزائر کی آزادی (۱۹۶۲ء) میں پاکستان کی تحریک اسلامی کا بڑا حصہ ہے ۔ علامہ محمد البشیر الابراہیمی الجزائری تحریکِ آزادی کے دوران دو مرتبہ پاکستان تشریف لائے ۔ وہ مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ سے بڑے متأثر ہوئے ۔ الجزائر میں انہوں نے مولانا مودودیؒ کی دعوت کو پھیلانے کی حوصلہ افزائی کی ۔ الجزائر آزادی کے بعد لادین قیادت کے چنگل میں آ گیا ۔ پہلے بن بلّا کا اشتراکی دور تھا اور پھر ہواری بومدین نے اشتراکیت اور لادینیت کو فروغ دیا ۔ اب اسلام پسند عناصر کی جدوجہد سے الجزائری دستور کے اندر "اشتراکیت" کا لفظ حذف کیا جا چکا ہے اور اسلامی اقدار کی ترویج کو مقصد ریاست قرار دیا گیا ہے۔ استاذ محفوظ النحناح اسی مدرسۂ فکر سے تعلق رکھتے ہیں جو عبدالحمید بن بادیس نے قائم کیا تھا اور جسے ان کے رفیقِ کار علامہ محمد البشیر الابراہیمی نے جمعیت العلماء الجزائریین کے پلیٹ فارم سے وسعت بخشی ۔ محفوظ النحناح عالم دین ہیں اور تحریکی فکر و کردار سے پوری طرح سرشار۔ محفوظ النحناح نے بتایا کہ الجزائر کا نوجوان مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ کی فکر و دعوت سے نہ صرف واقف ہے بلکہ اس کا گرویدہ ہے ۔ الجزائر کی اسلامی تحریک پر تین بڑے مفکرین کے غیر معمولی اثرات پڑے ہیں ایک مرحوم مالک بن نبی جنہیں دورِ جدید کا فیلسوفِ اسلام کہا جاتا ہے اور دوسرے مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ جو نسلِ نو کے امام ہیں ۔ اور تیسرے امام حسن البنّا رحمتہ اللہ علیہ ۔

۵ ۔ شیخ عیسیٰ بن محمد آل خلیفہ: بحرین کی جمعیتِ اصلاح کی طرف سے انہوں نے جماعتِ اسلامی کو سلام و تحیات پیش کیے ۔ انہوں نے کہا کہ نسلِ نو ایمان اور جہاد کی طاقت سے دنیا کے اندر اپنی امامت قائم کر سکتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ دو مرتبہ بحرین تشریف لائے (۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۸ء میں) انہوں نے ہماری تحریک کے لیے جو خطوطِ کار تجویز کیے، ہم اُن پر آج تک قائم ہیں ۔ اُن کی رہنمائی ہمارے لیے ایک قندیل ہے ۔ اور انشاءاللہ اس قندیل کی روشنی میں ہم اپنا سفر جاری رکھیں گے ۔ انہوں نے جماعت کے اجتماعِ عام کی حاضری اور نظم و نسق پر اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج تک میں نے ایسا اجتماع نہیں دیکھا ۔

۶ ۔ استاذ احمد وان ڈنفر:۔ یہ جرمن نو مسلم ہیں ۔ پہلی مرتبہ پاکستان تشریف لائے ہیں اور اس امر

پر بہت خوش ہیں کہ اُن کی پاکستان میں پہلی مرتبہ آمد ایسے موقع پر ہوئی ہے جبکہ جماعت اسلامی کا عام اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ انہوں نے انگریزی میں مختصر تقریر کی اور فرمایا کہ یورپ کے اندر اب اسلام کا پیغام پھیل رہا ہے ۔ یورپ پہلے اندلس کی طرف سے اسلام سے آشنا ہوا، مگر اس وقت اسلام فتوحات کے جلو میں آگے بڑھا اور فرانس اور اٹلی کی سرحدوں تک پہنچا ۔ دوسری مرتبہ عثمانی خلفاء نے یورپ میں پیش قدمی کرتے ہوئے وی آنا (ہنگری) کی دیواریں جا چھوئیں ۔ دونوں مرتبہ اسلام ایک غالب قوت کے رنگ میں یورپ کے سامنے آیا ۔ اب تیسری مرتبہ اسلام دعوت اور مغرب کی مادی تہذیب میں پسی ہوئی قوم کے لیے نجات دہندہ کی صورت میں آ رہا ہے ۔ انہوں نے بتایا کہ اگر اسلام کو صحیح اسلوب اور باکردار کارکنوں کے ذریعے یورپ میں پیش کیا گیا تو یقیناً اسے غلبہ نصیب ہو گا کیونکہ آج یورپ کے تمام دروازے اسلام کے لیے کھل چکے ہیں۔

۷ ۔ استاذ فاضل نور: اسلامک پارٹی ملائشیا کے صدر نے پہلے اپنی پارٹی اور پارٹی کے مُرشدِ عام جناب یوسف راوا کی طرف سے جماعتِ اسلامی کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اس اہم تقریب کے موقع پر اسلامک پارٹی کو دعوت نامہ بھیجا ۔ انہوں نے مولانا مودودیؒ کو بھی زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا جن کی فکر آج ملائشیا کے اندر نئی نسل کا اوڑھنا بچھونا بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں جماعتِ اسلامی کی کامیابی پوری اسلامی ملّت کی کامیابی ہوگی ۔ انہوں نے بتایا کہ اسلامک پارٹی ملائشیا کے اندر اسلامی نظام قائم کرنا چاہتی ہے۔ یہ پارٹی ۱۹۵۱ء میں قائم ہوئی تھی ۔ انہوں نے جہادِ افغانستان میں جماعتِ اسلامی کے کردار کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ جماعت اسلامی کی جدوجہد سے پاکستان میں اسلامی شریعت قائم ہو گی اور افغانستان میں مجاہدین کی اسلامی حکومت برسرِ اقتدار آئے گی ۔

۸ ۔ عاقب ثاقب: شمالی امریکہ و کینیڈا میں اسلامک سرکل کے صدر جناب حافظ عاقب ثاقب نے اپنے مختصر خطاب میں اسلامک سرکل کی تاریخ اور خدمات بیان کیں ۔ انہوں نے بتایا کہ ۲۰ سال قبل اسلامک سرکل کا قیام عمل میں آیا تھا ۔ اس وقت اس کے ارکان صرف ۱۲ تھے ۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اس کے کام میں یہ برکت پیدا کی ہے کہ اس کے متوسّلین کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے ۔ اسلامک سرکل امریکہ اور کینیڈا میں اسلامی دعوت کی اشاعت کا کام کر رہا ہے ۔ مسلمانوں کے اندر بھی اور غیر مسلموں کے اندر بھی ۔ کوئین (نیویارک) میں اس کا صدر دفتر ہے ۔ جہاں اس کی مختلف سرگرمیاں جاری رہتی ہیں ۔ لٹریچر، اجتماعات، تربیتی کیمپ اور انفرادی تعلقات اس کے وسائل ہیں ۔ اسلام پر الزامات کا دفاع بھی اسلامک سرکل کرتا ہے ۔

۹۔ تنظیم واسطی: یو کے اسلامک مشن برطانیہ کے سکرٹری جنرل جناب تنظیم واسطی صاحب نے

تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مشن کا آغاز ۲۵ سال پہلے ہوا تھا۔ ۲۰ ہزار سے زائد افراد اس کے زیرِ اثر ہیں۔ ۳۶ مساجد اس کے بالواسطہ یا بلاواسطہ زیرِ انتظام ہیں۔ ویک اینڈ سکولوں میں اور دیگر تعلیمی اداروں میں ۵ ہزار مسلمان بچّے اور بچّیاں پڑھتے ہیں۔ برطانیہ کی سب سے منظّم اور جامع تنظیم اسلامک مشن ہے۔

۱۰ ۔ استاذ یاسر: افغان عبوری حکومت کے ایک وزیر جناب یاسر نوجوان اور پُرعزم شخصیت کے مالک ہیں ۔ موصوف جب افغانستان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے تو سیدھے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ یہ طالب علم تھے اور اپنی تعلیم کی تکمیل کرنا چاہتے تھے، مولانا مرحوم نے مشورہ دیا کہ وہ مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ لے لیں ۔ چنانچہ مولانا مرحوم کی طرف سے ان کو جامعہ کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز کے نام سفارشی خط دیا گیا جس کی بنا پر انہیں اللہ تعالیٰ نے مدینہ یونیورسٹی میں حصولِ علم کا موقع فراہم کر دیا ۔ موصوف علمِ شریعت میں اچھا درک حاصل کر چکے ہیں ، عربی زبان پر پوری قدرت رکھتے ہیں ۔ تحریکی فکر و تربیت کی چلتی پھرتی تصویر ہیں ۔ انہوں نے جہادِ افغانستان کی بھرپور مدد و حمایت پر پاکستان اور جماعتِ اسلامی کا شکریہ ادا کیا اور واشگاف اعلان کیا کہ ہمارا جہاد اس وقت تک جاری رہے گا جب تک افغانستان میں اسلامی حکومت قائم نہیں ہو جاتی ۔ ہمارا جہاد صرف روسیوں کے اخراج کیلیے نہیں تھا، بلکہ وہاں اسلام کے نظام کو نافذ کرنے کے لیے ہے۔

۱۱ ۔ مولانا ابوالکلام محمد یوسف: جماعتِ اسلامی بنگلہ دیش اس وقت بنگلہ دیش کی ایک انتہائی منظّم اور مقبول جماعت ہے ۔ مولانا نے اپنی تقریر میں پہلے ان آزمائشوں کا ذکر کیا جو بنگلہ دیش کے قیام کے وقت جماعت کے کارکنوں کو پیش آئیں ۔ اس کے بعد انہوں نے جماعت کی رفتارِ کار اعداد و شمار کی زبان میں بیان کی ۔ یہ اعداد و شمار ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ۔

۱۲ ۔ شیخ عبدالوھاب الدیلمی: یہ شمالی یمن کی تحریکِ اسلامی کے اہم رہنما ہیں اور یمن کے چوٹی کے علماء میں شمار ہوتے ہیں ۔ انہوں نے یمن کے اندر مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ کی دعوت کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس بات پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ مولانا مودودیؒ کی فکر کا تحفہ یمن تک پہنچا اور یمن کا نوجوان ان سے متاثر ہوا ۔ شاید یمن کا کوئی گھرانہ ایسا ہو گا جس میں مولانا مودودیؒ کو جاننے والا کوئی نہ ہو ۔ مولانا کی فکر جو خالصتہً کتاب و سنّت پر مبنی ہے، صدیوں تک یمن کی رہنمائی کرتی رہے گی ۔ یمن کی اسلامی تحریک ملک کے اندر غیر اسلامی نظریات ختم کر کے اسلامی نظام قائم کرنا چاہتی ہے ۔ البتہ اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کیا

جائے ۔ دشمن طاقتیں اسلام کے مقابلے میں اکٹھی ہو رہی ہیں، ہمیں بھی دنیا بھر میں اسلامی برادری کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنا چاہیے ۔ انہوں نے پاکستان میں جماعتِ اسلامی کی کوششوں کو سراہا اور اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا کہ جماعت دیگر دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش کر رہی ہے ۔

نوٹ:۔ وقت کی کمی کی وجہ سے بہت سے بیرونی مندوبین اجتماع عام میں اپنے خیالات پیش نہ کر سکے ۔ اس طرح بعض حضرات ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء کی صبح کو لاہور پہنچ سکے ۔ طویل سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے وہ اپنے ہوٹل میں آرام کرتے رہے ۔ ترکی کے نامور مجاہد استاذ نجم الدین اربکان بھی ان لوگوں میں سے تھے جو جمعتہ المبارک کی صبح استنبول اور کراچی کا سفر کرتے ہوئے لاہور پہنچے۔ اس طرح کویت کے عبداللہ علی المطوع اور مصطفیٰ الطحان بھی لیٹ ہو گئے کیونکہ ان کا جہاز دبئی میں آکر خراب ہو گیا اور نیا جہاز پہنچنے تک انہیں آدھا دن دبئی میں رکنا پڑا ۔ بہرحال جو لوگ مینارِ پاکستان میں خطاب نہ کر سکے انہیں الحمراء ہال میں پورا موقع دیا گیا ۔

لاہور کارپوریشن کا استقبالیہ باغِ جناح میں

۱۰ نومبر (جمعتہ المبارک) کو لاہور کارپوریشن کے میئر میاں محمد اظہر صاحب کی طرف سے بیرونی مہمانوں کے اعزاز میں گلستانِ فاطمہ میں عصرانہ دیا گیا ۔ اس موقع پر شہر لاہور کی معزز شخصیات بھی مدعو تھیں ۔ گلستانِ فاطمہ باغِ جناح کا ایک حصہ ہے جو پھولوں کے پلاٹوں، کٹے سجے ہوئے پودوں، فوارے میں سے نکلنے والی پھوار اور مخملین سبزہ زار کے پُرکشش مناظر رکھتا ہے۔ سڑک سے لے کر نشست گاہوں تک سرخ بانات کی پٹی بچھی ہوئی تھی ۔ مہمانوں کے لیے خصوصی نشستوں کا انتظام تھا ۔ کارپوریشن کی طرف سے اس استقبالیے کی تقریب نے مہمانوں پر خوشگوار اثر چھوڑا ۔ خود میئر صاحب کی تقریر نے جو نہایت متوازن اور اسلامی نظریے کی عکاس تھی، مہمانوں کی طرف سے تحسین وستایش کا غیر معمولی خراج حاصل کر لیا ۔ یہ تقریر گو اُردو میں تھی، مگر خاکسار نے اس کے اہم نکات مہمانوں کو عربی زبان میں منتقل کر دیے ۔

استقبالیہ تقریر کے بعد دو مہمانوں کو دعوتِ خطاب دی گئی ۔ ایک مصری پارلیمنٹ میں اخوان المسلمون کے پارٹی لیڈر (مصری پارلیمنٹ میں اخوان المسلمون کے نمائندوں کی تعداد ۳۵ ہے) جناب مامون الھضیبی ایڈوکیٹ اور دوسرے ترکی کی نامور شخصیت رفاہ پارٹی کے رہنما جناب

نجم الدین اربکان ۔ پہلی تقریر اربکان صاحب کی تھی جو انہوں نے ترکی زبان میں کی، جس کا ترجمہ عبدالرحمان قریشی صاحب نے اردو میں کیا ۔ اربکان صاحب نے شکر و سپاس کے تمہیدی کلمات کے بعد ترکی کے حالات پر روشنی ڈالی ۔ پاکستان اور ترکی کی طویل دوستی کا ذکر کیا ۔ اور پھر رفاہ پارٹی کی دعوت و تعلیم اور سیاست و اقتصاد کے بارے میں خدمات کا خلاصہ پیش کیا ۔ موصوف کی تقریر کا اہم نقطہ یہ تھا کہ ترکی کی موجودہ حکومت یورپ کی مشترکہ اقتصادی منڈی کا رکن بننے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے ۔ ترکی کے مسلمان اس اسکیم کے خلاف ہیں جبکہ ترکی کا لادین طبقہ، یہودی اور فری میسن کے حلقے پورا زور لگا رہے ہیں کہ یہ اسکیم کامیاب ہو جائے ۔ اربکان صاحب نے بتایا کہ ترکی اگر اس منڈی کا رکن بن گیا تو نہ صرف تجارت میں وہ اس منڈی کی طاقتوں کا غلام بن کر رہ جائے گا، بلکہ اس کے بعد ثقافت و تعلیم کے عنوان سے ترکی میں الحاد و دہریت کی بھرپور تحریک برپا کی جائے گی اور ترکی کے اندر ابھرنے والی اسلامی تحریک کو دبانے کی کوشش کی جائے گی ۔ انہوں نے بتایا کہ رفاہ پارٹی اس کی پوری مخالفت کر رہی ہے ۔ اربکان صاحب نے پچھلے بلدیاتی انتخابات میں رفاہ پارٹی کی کامیابیوں کا بھی ذکر کیا ۔ اور بتایا کہ اس وقت ۸۰ بلدیات رفاہ پارٹی کے ہاتھ میں ہیں جن میں قابل ذکر قونیہ، سیواس اور مرعش کی بلدیات ہیں ۔ امام و خطیب مدارس کے قیام کے لیے رفاہ پارٹی نے جو تگ و دو کی ہے انہوں نے اس کا بھی ذکر کیا ۔

اربکان صاحب کے بعد مامون الحضیبی صاحب نے عربی میں خطاب کیا جس کا راقم نے اُردو ترجمہ کیا۔ مامون صاحب اخوان المسلمون کے دوسرے مرحوم مُرشدِ عام حسن الحضیبی کے صاحبزادے ہیں اور نہایت منجھے ہوئے پارلیمنٹرین ہیں۔ دعوت و تبلیغ کی ذمہ داریوں کے ساتھ وکالت میں بھی اونچی دستگاہ رکھتے ہیں ۔ انہوں نے پاکستان میں پہلی مرتبہ اپنی آمد پر اظہارِ مسرت کیا ۔ میزبان صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اخوتِ اسلامی کے جذبے کے تحت بیرونی مہمانوں کا اکرام کیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ یہی وہ حقیقی دولت ہے جو صرف مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے دے رکھی ہے ، مسلمان دنیا کے جس حصے میں بھی جائے وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ مل کر یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اپنے خاندان میں آگیا ہے ۔ مامون الحضیبی نے کہا کہ پاکستان اسلام کے لیے وجود میں آیا ہے اسے اسلام کا صحیح معنوں میں گہوارہ بننا چاہیے ۔ یہاں اسلامی شریعت کا مکمل نفاذ ہونا چاہیے ۔ اسی میں پاکستان کی طاقت و ترقی کا راز ہے ۔ انہوں نے کہا کہ میں مصری پارلیمنٹ میں بھی اسلامی شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرتا رہتا ہوں ۔ میں نے لاتعداد ایسی تحریکیں اور بل پارلیمنٹ کے اندر داخل کر رکھے ہیں جن میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ تمام اسلامی قوانین جو مختلف کمیٹیوں کی طرف سے مدون کر کے پارلیمنٹ کے حوالے کیے گئے ہیں انہیں عملی جامہ پہنایا

جائے ۔ یہی آواز میں گلستانِ فاطمہ میں کھڑا ہو کر بلند کرتا ہوں کہ پاکستان کی حکومت کو یہاں شریعت جاری و ساری کرنی چاہیے ۔

ان دونوں تقریروں کے بعد نمازِ مغرب کا وقت ہو گیا اور یہ خوبصورت اور ہلکی پھلکی تقریب اختتام کو پہنچ گئی ۔

منصورہ : امیرِ جماعت کا عشائیہ

اگلا پروگرام امیرِ جماعتِ اسلامی پاکستان کی طرف سے منصورہ میں غیر ملکی مہمانوں کے عشائیے کا تھا ۔ کھانے سے پہلے منصورہ آڈیٹوریم میں تمام مہمان جمع ہو گئے ۔ اور علم و ادب، شعر و نغمہ اور طنز و مزاح کا بڑا خوشگوار اور ہلکا پھلکا پروگرام بروئے کار آ گیا ۔ ڈاکٹر حمد ابراہیم الصلیفیح نے مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ اپنی ملاقاتوں کی تاریخ بیان کی ۔ ۱۹۶۰ء میں جب مولانا مودودیؒ مدینہ یونیورسٹی کی تاسیس کی اسکیم لے کر سعودی عرب گئے تھے، اس وقت حمد ابراہیم نے اپنے گھر پر نوجوانوں کو جمع کیا تھا اور ان کی مولاناؒ کے ساتھ نشست منعقد کی تھی ۔ اس کے بعد ۱۹۶۶ء میں موصوف سعودی عرب کے کلچرل اتاشی بن کر پاکستان آ گئے اور مولانا مرحوم کے ساتھ ان کا مستقل تعلق قائم ہو گیا ۔ اس دوران وہ زیادہ تر کراچی میں رہے اور چوہدری غلام محمد مرحوم سے بھی ان کی گہری وابستگی ہو گئی ۔ حقیقت یہ ہے کہ موصوف فکر و ذہن کے لحاظ سے سراپا تحریک ہیں ۔ انہوں نے اپنی ہلکی پھلکی گفتگو میں بتایا کہ مجھے جماعتِ اسلامی کی دو باتیں بڑی پسند ہیں ۔ ایک عوام کے ساتھ کاروانوں کے ذریعے جماعت کا رابطہ قائم کرنا اور دوسرا وقتاً فوقتاً باہم تنقید و محاسبہ کرتے رہنا ۔ (گزشتہ رات مینارِ پاکستان میں ارکان کا خصوصی اجتماع ہوا تھا جس میں مرکزی قیادت کا محاسبہ کیا گیا تھا ۔ موصوف کا اشارہ اس اجتماع کی جانب تھا) ۔ اس تقریب میں عرب طلبا نے عربی ترانے پیش کیے ۔ اور پھر کشمیری رہنما جناب ڈاکٹر محمد ایوب ٹھاکر نے اُردو میں مقبوضہ کشمیر کے حالات اور وہاں تحریکِ اسلامی کی خدمات اور آزمائشیں بیان کیں ۔ راقم نے اس کا ترجمہ عربی میں مہمانوں کو سنایا اور اُن کو جماعتِ اسلامی کشمیر کی اہمیت بتائی ۔ نیز یہ بھی بتایا کہ اس وقت کشمیر کی آزادی کی زمام تحریکِ اسلامی کے ہاتھ میں ہے اور جس طرح فلسطین میں انتفاضہ برپا ہو چکا ہے، اس طرح کشمیر میں بھی انتفاضہ شروع ہو چکا ہے اور اس کی پشت پناہی کی ضرورت ہے ۔

بین الاقوامی سیمینار

۱۱ر نومبر ۱۹۸۹ء (بروز ہفتہ) الحمراء ہال میں اسلامی تحریکوں کا ایک روزہ بین الاقوامی

سیمینار منعقد کیا گیا اس کے دو اجلاس تھے ۔ صبح ۹ تا ۱ بجے تک اور شام ۵ بجے تا ۱۲ بجے رات تک ۔ پہلے اجلاس کا موضوع تھا: عہدِ حاضر کی اسلامی تحریکیں، ان کی کارکردگی اور کامیابیاں ۔ اس کی صدارت اخوان المسلمون کے نائب مُرشدِ عام استاذ مصطفیٰ مشہور نے کی اور مہمان خصوصی کے فرائض بحرین کی جمعیت اصلاح کے صدر شیخ عیسیٰ بن محمد آل خلیفہ نے سرانجام دیے ۔ دوسرے اجلاس کے صدر ترکی کے استاذ نجم الدین اربکان تھے اور مہمان خصوصی ڈاکٹر محمد صیام (فلسطین) اور موضوع مذاکرہ تھا، "موجود دور کے نمایاں اسلامی مسائل۔" افتتاحی خطاب امیرِ جماعتِ اسلامی پاکستان جناب قاضی حسین احمد نے کیا ۔ ان دونوں اجلاسوں کے اندر تمام تحریکوں نے شرکت کی ۔ اس سیمینار کی مکمل رپورٹ ہم اگلی قسط میں پیش کریں گے ۔

بیرونی مہمانوں نے جماعت کے اجتماع عام اور بین الاقوامی سیمینار کے پروگرام کو بے حد سراہا ۔ امارات کے احمد صالح اور بحرین کے شیخ عیسیٰ بن محمد آل خلیفہ نے کہا کہ ہم نے اپنی زندگی میں اسلام پسندوں کا اتنا بڑا اجتماع آج تک نہیں دیکھا ۔ راشد الغنوشی (تونس) نے کہا کہ جماعتِ اسلامی عالمِ اسلام کی سب سے بڑی تحریک ہے ۔ ہماری تحریک جماعتِ اسلامی کی شاگرد ہے ۔ ڈاکٹر محمد صیام (فلسطین) نے فرمایا کہ جب انتفاضہ کے کارکنوں کو یہ معلوم ہو گا کہ مینارِ پاکستان میں لاکھوں انسانوں نے ان کے حق میں نعرے لگائے ہیں اور ان کے لیے دعائیں کی ہیں تو ان کے حوصلے کتنے گنا بڑھ جائیں گے۔ محفوظ النحناح کا تأثر یہ تھا کہ اس اجتماع عظیم کے اندر مجھے بار بار مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ یاد آتے رہے کہ یہ انسان کس قدر مخلص تھا کہ ایک مودودیؒ سے لاکھوں مودودی پیدا ہو گئے ہیں۔ الجزائر میں بھی ان کے چاہنے والے لاکھوں کی تعداد میں ہیں ۔

بعد میں ان حضرات نے اپنے خطوط کے ذریعے بھی کانفرنس کی کامیابی پر مبارک باد کے پیغام بھیجے ہیں ۔